اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت کے رسالے

"الحق المجتلی فی الحکم المبتلی"

کا خلاصہ بنام

چھوتی بیماریاں

از قلم:

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالیٰ

AMO

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

چھوتی بیماریاں

ازقلم:

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا **فیض احمد اویسی** رحمہ اللہ تعالیٰ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام	چھوتی بیماریاں
مصنف یا مؤلف	مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ
موضوع	فتاوی، فقہ، تشریح حدیث
ناشر	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت	NOVEMBER 2022 (RABIUL AAKHIR 1444)
صفحات	50

info@abdemustafa.in

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور، ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام

کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد!

عوام تو ہیں ہی عوام، خواص بھی بعض توہمات میں مبتلا ہوتے ہیں مثلاً کس کو زکام، نزلہ ہو تو اس غریب سے نفرت کی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ کھانا تو در کنار اس کا پس خوردہ بھی نہیں کھایا جاتا اور نہ ہی اس کا بچا ہوا پانی پیا جاتا ہے بلکہ بعض ایسے وہمی واقع ہوئے ہیں کہ ان کے برتن کو ہاتھ نہیں لگاتے وغیرہ وغیرہ۔

فقیر نے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد دین وملت سیّدنا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے رسالہ "الحق المجتلی فی حکم المبتلی" کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

گر قبول افتذ ہے عزّو شرف

اس کی اشاعت کا سہرا حاجی محمد اُویس قادری اور حاجی محمد اسلم صاحب عطاری قادری کو جاتا ہے۔ اللہ تعالی ان حضرات اور ان صاحبان کو دارین میں شاد و آباد رکھے جو ان کے معاون و مددگار ہیں۔

اللہ تعالیٰ فقیر کی کاوش اور ناشرین کے لئے موجبِ نجات اور مستفیدین کے لئے مشعلِ راہ بنائے۔ (آمین)

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالی وبارك وسلم وعلی الہ وأصحابہ أجمعین

مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری ابوالصالح
محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور۔ پاکستان
۵ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله على دين الإسلام، والصلاة والسلام على أفضل هاد إلى سبيل السلام، وعلى أله وصحبه إلى يوم القيام، به نسأل السلام والسلامة عن سيئ الاسقام!

اما بعد!

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ بیمار کی بیماری دوسروں کو چمٹ جاتی ہے اس وضاحت کے لئے یہ رسالہ حاضر ہے۔

جذامی سے بچو

(۱) رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"اتقوا المجذوم كما يُتَّقَى الاسدُ" رواه البخاری فی "التاريخ" عن أبی هريرة رضی الله عنه

جذامی سے بچو جیسا شیر سے بچتے ہیں۔

روایت ابن جریر کے لفظ یہ ہیں:

فر من المجذوم كفرارك من الاسد

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کسی کی بیماری اوروں کو چمٹ جاتی

ہے۔اس کی تفصیل و تحقیق آتی ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

تفصیل وتحقیق

(۲)رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"اتقوا صاحب الجذام كما يتقى السبع، إذا هبط واديا فاهبطوا غيره." رواه ابن سعد فی "الطبقات"

جذامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہیں،وہ ایک نالے میں اُترے توتم دوسرے میں اُترو۔

فائدہ:

اس کی سند ضعیف ہے۔

دو نیزے کا فاصلہ

(۳)رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"كلم المجذوم وبينك وبينه قدر رمح أو رمحين" ابن السنی وابو نعیم فی الطب - عن عبد الله بن ابی اوفی

مجذوم سے اس طور پر بات کر کہ تجھ میں اس میں ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔

فائدہ:

یہ سند بھی ایسی ویسی ہے اگرچہ صحت بھی لئے ہوئی ہے۔

(۴)رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"لا تديموا النظر إلى المجذومين" رواه ابن ماجه.
مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

یہ سند صالح ہے تفصیل آگے آئے گی۔

دوسری روایت میں ہے:

"لا تحدوا النظر إليهم يعنى المجذومين"
جذامیوں کی طرف پوری نگاہ نہ کرو۔

جذامیوں کی طرف نظر نہ جماؤ

(۵) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"لا تديموا النظر إلى المجذمين وإذا كلمتموهم فليكن بينكم وبينهم قدر رمح" رواه احمد وابو يعلى. والطبراني في "الكبير" وابن جرير عن فاطمة الصغرى عن أبيها السيد الشهيد الريحانة الاصغر وابن عساكر عنها عنه وعن ابن عباس معاً رضي الله تعالى عنهم.

جذامیوں کی طرف نظر نہ جماؤ، ان سے بات کرو تو تم میں ان میں ایک ایک نیزے کا فاصلہ ہو۔

واپس جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی

(٦) حدیث میں ہے جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں کیں اُن میں ایک صاحب کو یہ عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے فرمابھیجا: "ارجع فقد بايعناك" رواہ ابن ماجه.

واپس جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ ہونا مانع بیعت نہیں۔

فائدہ:

اس سے ثابت ہوا کہ اصل بیعت تو یہ ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ ملاکر لیکن بامر مجبوری دوسرے طریقے سے بھی جائز ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "اسلام میں بیعت کی شرعی حیثیت" میں ہے۔

اے انس! بچھونا اُلٹ دو

(٧) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"يا أنس أثن البساط لا يطأ عليه بقدمه" رواه الخطيب عنه رضی الله تعالى عنه

بچھونا اُلٹ دو کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

کچھ لوگ مجذوم پائے

(٨) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر

گزرے، وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا:

"إن كان شئ من الداء يعدى فهو هذا" رواه ابن النجار عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما والمرفوع منه عنه ابن عدى في الكامل

اگر کوئی بیماری اُڑ کر لگتی ہے تو وہ یہی ہے۔

لوگوں کو ایذا نہ دے

(۹) حدیث میں ہے، ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا:

"يا أمة الله لا تؤذى الناس لو جلست في بيتك" رواه مالك والخرائطي في اعتلال القلوب: عن ابن أبي مليكة

لوگوں کو ایذا نہ دے اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو، پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔

مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھئے

(۱۰) حدیث میں ہے:

"أن عمر بن الخطاب قال للمعيقيب اجلس منى قيد

معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اہل بدر (ومہاجرین سابقین اوّلین

رمح وكان به ذلك الداء وكان بدريا" رواه ابن جرير

رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ہیں انہیں یہ مرض تھا امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھیے۔

فائدہ:

ثابت ہوا مجذوم کے ساتھ کھانا پینا ممنوع ہے۔

آئندہ حدیثیں اس کے خلاف ہیں

(ا) حدیث میں ہے امیرالمومنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کیے گئے اور امیرالمومنین نے اُن سے فرمایا:

"خذ مما يليك ومن شقك فلو كان غيرك ما آكلني فی صحفة ولكان بيني وبينه قيد رمح" رواه ابن سعد وابن جرير.

اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔

قریب آیئے بیٹھئے

(۲) حدیث میں ہے امیرالمومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا، لوگ حاضر تھے امیرالمومنین برآمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں، معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

ادن فاجلس وأيم الله لو كان	قریب آیئے بیٹھئے خدا کی قسم دوسرا
غيرك به الذى بك لما اجلس	ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر
منى أدنى من قيد رمح	میرے پاس نہ بیٹھتا۔

فائدہ:

پہلی دعوت صبح کی تھی یہ واقعہ عشاء کا ہے۔

غلط نقل کی

(۳) حدیث میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنانِ موضع جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضور سیّد عالم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اُترے تو تم دوسرے میں اترو" میں نے کہا واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہلِ جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا:

"كذبوا والله ما حدثتهم هذا ولقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالإناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا وكان رجلا قد أسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى شرب منه فعرفت أنما يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شيء من العدوى." رواه عن محمود. رضي الله تعالى عنه

اُنہوں نے غلط نقل کی، میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی اُن کے پاس لایا جاتا وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے، معیقیب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو دیتے ، امیر المومنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھتا کہ امیر المومنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اُڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔

بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے

ابنِ سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروقِ اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے ، دو حکیم یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا ، وہ بولے: [یہ مرض] جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا، ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المومنین نے فرمایا:

عافیۃ عظیمۃ أن یقف فلا یزید — بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔

اُنھوں نے دو بڑی زنبیلیں بھرواکر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں، پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کیے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹاکر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا، جب وہ ختم ہوگیا، دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی، اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"فواللہ ما زال معیقیب متماسکا لا یزید وجعہ حتی مات" — معیقیب اس کے بعد ہمیشہ ایک ٹھہری حالت میں رہے تا دمِ مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے

(۴) حدیث میں ہے امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قومِ ثقیف کے سفیر حاضر ہوئے، کھانا حاضر لایا گیا، وہ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہوگئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ، قریب آئے۔ فرمایا: کھانا کھاؤ۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

"وجعل أبو بکر یضع یدہ — صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

موضع یدہ فیأکل مما یأکل منه المجذوم." رواہ ابوبکر بن أبی شیبة وابن جریر عن القاسم.	شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے، وہیں سے صدیق نوالہ لے کر نوش فرماتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غالبًا یہ وہی مریض ہیں جن سے زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔

اللہ پر بھروسا

(۵) حدیث میں ہے:

"أن رسول الله صلی الله علیه وسلم أخذ بید رجل مجذوم فأدخلها معه فی القصعة ثم قال کل ثقة بالله وتوکلا علی الله."	رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک جزامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور فرمایا اللہ پر تکیہ ہے اور اللہ پر بھروسا۔

رواہ أبوداود والترمذی وابن ماجه وعبد بن حمید وابن خزیمة وابن أبی عاصم وابن السنی فی "عمل الیوم واللیلة" وأبویعلی وابن حبان والحاکم فی "المستدرك" والبیهقی فی "السنن" والضیاء فی "المختارة" وابن جریر والإمام الطحاوی کلهم عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما کذا ذکر الإمام الجلیل الجلال السیوطی فی أول قسمی "جامعه الکبیر" وزدت أنا ابن جریر والطحاوی. قلت: "وبه علم أن قصر "المشکاة" علی ابن ماجه

ليس فى موضعه، ثم الحديث سكت عليه وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم والضياء، وقال المناوى فى "التيسير" بإسناد حسن وتصحيح ابن حبان والحاكم، قال ابن حجر: فيه نظر" اه-

أقول: لكن فيه مفضل بن فضالة البصرى بالباء أخو مبارك قال: فى "التقريب" "ضعيف" وقال الترمذى: "هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث يونس بن محمد عن المفضل بن فضالة والمفضل بن فضالة هذا شيخ بصرى والمفضل بن فضالة شيخ آخر مصرى أوثق من هذا وأشهر وروى شعبة هذا الحديث عن حبيب بن الشهيد عن ابن بريدة قال ابن عمر أخذ بيد مجذوم وحديث شعبة اشبه عندى وأصح" اه-

وأخرج ابن عدى فى "الكامل": "هذا الحديث للمفضل المذكور، قال: لم أر فى حديثه أنكر من الحديث قال: ورواه شعبة عن حبيب عن ابن بريدة أن عمر أخذ بيد مجذوم... الحديث" اه-

ولم يذكر الذهبى فى "الميزان": "فى المفضل هذا جرحا مفسرا بل ولا غير مفسر مما يبلغ درجة التضعيف البتة إنما نقل عن يحيى" انه قال: ليس هو بذاك وعن الترمذى ما قدمنا ان المصرى أوثق منه وعن النسائى انه قال: ليس بالقوى.

أقول: ولا يخفى عليك البون البين بين "ليس بالقوى" و"ليس بقوى" وقد روى عنه ذاك المؤدب الثقة الثبت، وعبد الرحمن بن مهدى ذاك

الجبل الشامخ الإمام الحافظ، قال البخاری فی علی بن عبد الله المعروف ب-"ابن المدینی" ما استصغرت نفسی إلا عنده، وقال ابن المدینی فی عبد الرحمن: هذا ما رأیت أعلم منه، وکذلك موسی بن إسمعیل ذاك الثقة الثبت وجماعة، لا جرم حسنه الحافظ وإطلاق الصحیح علی الحسن غیر مستنکر، وقد صححه إمام الائمة ابن خزیمة ومن تبعه، وقد وجدت له متابعا فإن الإمام الاجل أبا جعفر الطحاوی أخرجه أولا بالطریق المذکور فقال: حدثنا فهد (یعنی ابن سلیمن بن یحیی) ثنا أبو بکر بن أبی شیبة ثنا یونس بن محمد الحدیث. ثم قال: حدثنا ابن مرزوق ثنا محمد بن عبد الله الانصاری ثنا إسمعیل بن مسلم عن أبی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله اه. قلت: وبه یعلم ما فی کلام الإمام الترمذی، والله تعالی أعلم.

ثم اعلم أنه وقع فی الجامع الصغیر لهذا الحدیث رمز حب، ك أقول: ولم أره فی "المجتبی" بل لیس فیه، لان مداره علی ما ذکر الترمذی علی المفضل، کما علمت والمفضل هذا لیس من رواة النسائی أصلا وقد سقط الحدیث من نسخة سیدی علی المتقی قدس سره، ولذا أورده من القسم الاول لل "جامع الکبیر" وقد رمز له فیه د، ت، ه...إلخ، وهو الصحیح إلا أن یکون النسائی رواه فی "الکبری" فبالنظر إلیه یقال ع وهو بعید ثم الواقع فی "المشکوة" معزیا لابن ماجة ما ذکرنا أعنی: "کل ثقة بالله" وفی جامع

"الترمذی" ثم قال: "کل بسم الله ثقة بالله وتوکلا علیه"، قال العلامة علی القاری: أما ترك المؤلف البسملة مع وجودها فی الاصول، فإما محمولة علی روایة منفردة غریبة لابن ماجه أو علی غفلة من صاحب "المشکوة" أو "المصابیح" اھ۔

أقول: سبحن الله هو إنما نقله عن ابن ماجه، فلو زاد البسملة نسب إلی الفضلة، ثم لم یتفرد ابن ماجه بترك البسملة بل هو کذلك عند أبی داؤد أیضا رواه عن عثمن بن أبی شیبة عن یونس بن محمد، وابن ماجه عن أبی بکر بن أبی شیبه ومجاهد ابن موسی ومحمد بن خلف العسقلانی کلهم عن یونس بترك البسملة، والترمذی عن أحمد بن سعید الاشقر وإبراهیم بن یعقوب کلاهما عن یونس مع البسملة، فافهم.

سچے یقین کی راہ

(٦) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کل مع صاحب البلاء ، تواضعا لربك ، وإیمانا" رواه الإمام الاجل الطحاوی.	بلاء والے کے ساتھ کھانا کھا اپنے رب کے لئے تواضع اور اس پر سچے یقین کی راہ سے۔

بیماری اُڑ کر نہیں لگتی

(٧) ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ مجذوموں کے حق میں فرماتے: "فروا منهم کفرارکم من الاسد" ان

سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو۔

اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"لا ولکنه لا عدوی فمن عادی الاول" رواه ابن جریر عن نافع بن القاسم عن جدته فطیمة. ہرگز نہیں، بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اُڑ کر لگی۔

فائدہ:

ام المومنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

فیصلہ حتمی:

صحیح یہی ہے جو حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "لا عدوی" بیماری اُڑ کر نہیں لگتی۔ رواه الائمة أحمد والشیخان وأبو داود وابن ماجه عن أبي هریرة. ورواه عنه بطریق کثیرة شتی هم والإمام الطحاوی والدارقطني في المتفق والخطیب والبیهقي وابن جریر واخرون وان نسیه ابوهریرة رضی الله تعالی عنه من بعد کما رواه البخاری والطحاوی وابن جریر وغیرهم.

وأحمد والستة إلا النسائی عن أنس وأحمد والشیخان وابن ماجه والطحاوی عن ابن عمر وأحمد ومسلم والطحاوی عن السائب بن یزید وهم وابن جریر جمیعا عن جابر وأحمد والترمذی والطحاوی عن ابن مسعود

وأحمد وابن ماجه والطحاوی والطبرانی وابن جریر عن ابن عباس والثلثة الاخیرة عن أبي أمامة. وابن خزیمة والطحاوی وابن حبان وابن جریر عن سعد عن أبي وقاص. والإمام الطحاوی عن أبي سعد الخدری. والشیرازی فی "الالقاب" والطبرانی فی "الکبیر" والحاکم وأبونعیم فی "الحلیة" عن عمیر بن سعد الانصاری. والطبرانی وابن عساکر عن عبد الرحمن بن أبي عمیرة المزنی. وابن جریر عن أم المومنین. وأیضا صححه. والقاضی محمد ابن عبد الباقی الانصاری فی جزئه الحدیثی عن أمیر المومنین علی کرم الله وجهه الکریم بلفظ "لا یعدی سقیم صحیحا" لخصناه عن الجامع الکبیر مع جمع زیادات.

فائدہ:

اسی حدیث کے متعدّد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ارشاد ہوا جسے ام المومنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا "صحیحین" و "سنن ابی داؤد" و "شرح معانی الآثار" امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب حضوراقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ فرمایا کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر اونٹوں کا یہ کیا حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن ایک اُونٹ خارش والا آکر اُن میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہوجاتی ہے۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "فمن أعدی الاول" اس سے پہلے کو کس کی اُڑ کر لگی۔

فائدہ:

یہاں حدیث ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ،ارشادفرمایا:" ذلکم القدر فمن أجرب الاول" یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کوکس نے کھجلی لگادی۔

یہی ارشاد احادیثِ مذکورہ عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس وابوامامہ وعمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا، حدیثِ اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا:

" ألم تروا إلى البعير يكون فى الصحراء فيصبح وفى كركرته أو فى مراق بطنه نكتة من جرب لم تكن قبل ذلك فمن أعدى الاول"

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اُونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کے نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کوکس کی اُڑ کر لگ گئی۔

فائدہ:

اصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کے لئے ابتدا بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خوداس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے توحجتِ قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہوجاتی ہے اور جب یہ مسلم ہے تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا علیل وادعائے بے دلیل رہا، جب ایک میں خود پیدا ہو سکتی ہے تو یوں ہی ہزار

میں ، بہرحال کسی کی کوئی بیماری کسی دوسرے کو نہیں چمٹتی اگر کوئی ایسا ہو بھی تو وہ اتفاقی امر ہے، یہی شرعی فیصلہ ہے۔

(۸)امام احمد و بخاری و مسلم وابوداؤد وابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قدر روایت کی کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: "لا یوردن ممرض علی مصح" ہرگز بیمار جانور تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں۔

بیہقی نے "سنن" میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا "لا عدوی ولا یحل الممرض علی المصح ولیحل المصح حیث شاء فقیل: یا رسول الله! ولم ذلك؟ قال لانه أذی" والله أعلم

بیماری اُڑ کر نہیں لگتی اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے عرض کی گئی: یہ کس لئے ؟ فرمایا: اس لئے کہ اس میں اذیت ہے یعنی لوگ بُرا مانیں گے انہیں ایذا ہوگی۔ واللہ اعلم

قلت: وقد رواه مالك فی "مؤطاه" أنه بلغه عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن ابن عطية أن رسول الله صلى الله تعلى عليه وسلم قال: "لا عدوی ولا هامة ولا صفر ولا یحل الممرض علی المصح ولیحل المصح حیث شاء فقیل یا رسول الله ولم ذلك قال لانه أذی"، هكذا رواه یحیی مرسلا وتابعه جماعة من رواة المؤطا وخالفهم القعنبی وعبد الله بن یوسف وأبو مصعب ویحیی بن بكیر فجعلوه عن أبی عطیة عن أبی هریرة موصولا غیر أن ابن

بکیر قال: عن أبی عطیة ولا خلف فهو عبد الله بن عطیة الاشجعی ویکنی أبا عطیة ووهم بعض رواة المؤطا فی جعله عن أبی عطیة عن أبی برزة وإنما هو عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنهما أفاده الزرقانی.

یہ حدیث دونوں مضمون کی جامع ہے۔ صحیح جلیل ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے۔ "صحیح بخاری" میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

"لا عدوی وفر من المجذوم کما تفر من الاسد"، أورده الإمام الجلیل السیوطی فی "جامعه الکبیر" بهذا اللفظ عازیا لابن جریر عن أبی قلابة وفی قسمه الاول بلفظ لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر واتقوا المجذوم کما تتقوا الاسد عازیا "لسنن البیهقی" عن أبی هریرة، وأورده فی أول "الجامع" أیضا بلفظ "لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد" عازیا لاحمد والبخاری عن أبی هریرة، وهو کذلك فی "الجامع الصحیح" وبه ظهر ما قدمنا أن العزو یتبع اللفظ فبالنظر إلی حدیث أبی قلابة عددناه بحیاله ولذا أوردناه بلفظه وهو بعینه لفظ البخاری وإن اشتمل علی زیادات لا توقف لهذا المعنی علیها.

أقول: وأبو قلابة هذا هو عبد الله بن زید الجرمی من ثقات التابعین وعلمائهم کثیر الإرسال وکان الاولی أن ینبه علیه ثم أن العلامة الشمس السخاوی قال فی حدیث اتقوا ذوی العاهات المعنی "فر من المجذوم

فر ارك من الاسد"، كما ورد فی بعض ألفاظ الحديث وهو متفق عليه عن أبی هريرة مرفوعا بمعناه اھ.

ورأيتنی كتبت عليه ما نصه: أقول: لم أره لمسلم إنما فيه قوله صلی الله تعالی عليه وسلم لمجذوم: "إنا قد بايعناك فارجع" نعم هو فی حديث البخاری بلفظ: "فر من المجذوم كما تفر من الاسد" وإليه وحده عزاه فی "المشكاة" وكذا الإمام النوی فی "شرح مسلم" تحت حديثه المذكور وكذا الإمام السيوطی فی أول جامعه "الكبير"، فالله تعالی اعلم.

تحقیقی حکم سنیئے

اب بتوفیق اللہ تعالیٰ تحقیقی حکم سنیئے!

مجوزین کو جوابات

مرض نہ چمٹنے والی روایات اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قریب واختلاط سے بیمار نہیں ہوجاتا، جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اُڑ کر لگی۔ ان متواتر وروشن وظاہر ارشادات عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اُڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقًا اس کی نفی فرمائی، پھر حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جھوٹا پانی پینا، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانے کی جگہ سے نوالہ اُٹھا کر کھانا جہاں منہ لگا

کر انہوں نے پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر خود نوش کرنا یہ اور بھی واضح کررہی ہے کہ عدوٰی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے ورنہ اپنے آپ کوبلا کے لئے پیش کرنا شرع ہرگز روانہیں رکھتی،

قال اللہ تعالیٰ:

"وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ" ترجمہ:آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

ازالۂ وہم:

مرض نہ چمٹنے والی حدیثیں، وہ اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں ان میں اکثر ضعیف ہیں جیسا کہ ہم بیان واشارہ کر آئے اور بعض غایت درجہ حسن ہیں، صرف حدیث اول کی تصحیح ہوسکتی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی میں ابطال عدوٰی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، تو یہ حدیث خود واضح فرمارہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ واندیشہ کی بناء پر نہیں، مع ہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گراہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسنداً روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق،

حیث قال: قال: عفان وعفان هذا وان كان من شيوخ البخاری فكثيرا ما يروی عنه بالواسطة،كما فی "فتح الباری" وعدوله عن حدثنا المعتاد له فی جميع كتابه إلى أن قال لا يكون إلا لوجه وهذا وإن كان وصلا على طريق ابن الصلاح فليس المختلف فيه كالمتفق عليه،وقد جزم المحقق على

الإطلاق فی باب العنین من فتح القدیر أن البخاری رواہ معلقا ثم لعلك تقول مالك حصرت الصحة فی الحدیث الاول الیس فیما ذکرت حدیث "إنا قد بایعناك فارجع".

أقول: إنما یرویه مسلم، هكذا حدثنا یحیی بن یحیی أنا هشیم ح قال وثنا أبوبکر بن أبي شیبه قال نا شریك بن عبد الله وهشیم بن بشیر عن یعلی بن عطاء، عن عمرو بن الشرید عن أبیه رضی الله تعالی عنه وقال ابن ماجه حدثنا عمرو بن رافع ثنا هشیم عن یعلی بن عطاء .... إلخ.

وهشیم بن شریك كلاهما مدلس وقد عنعنا قال: فی "التقریب" هشیم بن بشیر ثقة ثبت كثیر التدلیس والإرسال "الخفی وقال فی شریك: صدوق یخطی كثیرا تغیر حفظه منذ ولی القضاء بالكوفة" وقال فی "تهذیب التهذیب": قال عبد الحق الاشبیلی: كان یدلس. وقال ابن القطان: كان مشهورا بالتدلیس اہ قال: ویروی له مسلم فی "المتابعات" اہ كما ههنا أخرج له بمتابعة هشیم، أما قول من قال: إن عنعنة المدلسین فی "الصحیحین" محمول علی السماع.

لوگوں میں مشہور ہونا محض اوہام وخیالات ہیں، اس کے متعلق کوئی حدیث ثبوت عدوٰی میں نص نہیں، یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اُڑ کر لگ جاتی ہے۔

سوال:

"جذامیوں کو نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو" صاف یہ محمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھِن آئے گی نفرت پیدا ہوگی ان مصیبت زدوں کو حقیر سمجھو گے

جواب:

تحقیر شرع کو پسند نہیں پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذا پہنچے گی، اور یہ روا نہیں۔

علامہ مُناوی "تیسیر شرح جامع صغیر" میں فرماتے ہیں:"

(لا تحدوا النظر الی المجذومین) لانه أحری ان لا تعافوهم فتزدروهم أو تحتقروهم"

علّامہ فتنی "مجمع بحار الانوار" میں فرماتے ہیں:

"لا تدیموا النظر إلی المجذومین، لانه إذا أدامه حقره وتأذی به المجذوم"

سوال:

ثقفی سے فرمایا: "پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی"

جواب:

(۱) انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

(۲) حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں، خود بینی اس مرض

سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

(۳) مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں، تو اس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

(۴) حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب وعجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے بُرا مانتے ہیں نفرت لاتے ہیں۔

(۵) ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا کہ ایسا مریض خصوصًا نو مبتلا خصوصًا ذی وجاہت مجمع میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

(٦) ممکن کہ مریض کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں، غرض واقعہ حال محل صد گونہ احتمال ہوتا ہے حجت عام نہیں ہو سکتا۔

"مجمع البحار" میں ہے:

"ارجع فقد بايعناك إنما رده لئلا ينظر إليه أصحابه صلى الله عليه وسلم فيزدرونه ويرون لانفسهم عليه فضلا فيدخلهم العجب، أولئلا يحزن المجذوم برؤية النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وما فضلوا به فيقل شكره على بلاء الله تعالى"

سوال:

کیوں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا؟

جواب:

ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے۔

سوال:

روایت میں ہے اگر کوئی بیماری اُڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔

جواب:

"اگر کا لفظ خود بتا رہا ہے کہ اُڑ کر لگنا ثابت نہیں۔ "تیسیر" میں ہے:

"إن كان دليل على أن هذا الامر غير محقق عنده"

جہاں بھی اگر کا لفظ ہو قائل کے نزدیک وہ دلیل غیر محقق ہے۔اس کو شک پر محمول کرنا ہرگز مناسب نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ ہم یوں کہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: (لوگو!) اگر تمہاری کسی دوا اور علاج میں خیر ہو تو پچھنے لگوانے اور شہد پینے میں ہے۔

امام احمد، بخاری، مسلم اور نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ بلاشبہہ شہد کے استعمال کرنے میں خیر ہے جیسا کہ قرآن عزیز اس پر ناطق ہے اور پچھنے لگانے میں بھی خیر ہے جیسا کہ مشہور قولی اور فعلی حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی چیز قضاوقدر سے آگے بڑھ جاتی تو نظر بد آگے بڑھ جاتی۔

اور ظاہر ہے کہ تقدیر سے کوئی شے سبقت نہیں کر سکتی اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ جس دلیل میں شک آجائے وہ استدلال کے قابل نہیں ہوتی۔

سوال:

وادی سے گزر جانے کا حکم اس لئے ہوا کہ بیماری چمٹ جاتی ہے جیسا کہ گذشتہ

صفحات میں حدیث گزری ہے۔

جواب:

اس کے وہی جوابات ہیں جو ہم نے سابق اوراق میں بیان کئے ہیں۔

سوال:

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجذومہ بی بی کو طواف کرنے سے روکا اور فرمایا کہ تم گھر بیٹھی رہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیماری چمٹ جاتی ہے۔

جواب:

اس کے جوابات بھی پہلے گزرے ہیں۔

سوال:

امیر المومنین نے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

جواب:

انہیں حدیثوں میں ہے کہ اُن کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدوٰی کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روانہ ہوتا۔ اور گزشتہ حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المومنین خیال عدوٰی کی بیخ کنی فرماتے تھے، نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت ہوتی کہ پانی انہیں پلا کر اُن کے ہاتھ سے لے کر خاص اُن کے منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے، معلوم ہوا کہ عدوٰی بے اصل ہے تو اس فرمانے کا منشاء مثلاً یہ ہو کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا ایک طبعی

امر ہے آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل وزائل ہو گیا دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

سوال:

حدیث ہے کہ تندرست جانوروں کے پاس بیمار نہ لائے جائیں۔

جواب:

اس کی وجہ خود حدیث مؤطائے امام مالک و سنن بیہقی نے ظاہر کردی کہ یہ صرف لوگوں کے بُرا ماننے کے لحاظ سے ہے ورنہ بیماری اُڑکر نہیں لگتی، ولہٰذا ہم نے اس حدیث کو احادیث قسم اول میں شمار بھی نہ کیا۔

سوال:

پانچ حدیثیں اوّل، دوم، سوم، پنجم، دہم ہیں کہ بیماری چمٹتی ہے۔

جواب:

ان میں دوم کی سند وہی اور سوم کی خود حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جن کی طرف وہ نسبت کی جاتی تھی تکذیب فرمائی، اور دہم کہ امیرالمومنین سے ایک صحابی جلیل القدر منجملہ اصحاب بدرو مہاجرین سابقین اوّلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی نسبت اس کا صدور سخت مستبعد تھا، متعدّد حدیثوں نے اس کا خلاف ثابت کردیا جیسا کہ امیرالمومنین سے مظنون تھا یہ سب کچھ پہلے گزر چکا، مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔

جواب ۲: اُن میں کسی کا حاصل حدیث اول کے حاصل سے کچھ زائد نہیں اور اُن

میں وہی صحیح یا حسن ہے تو اسی کی طرف توجہ کافی۔

علماء کے لئے یہاں متعدّد طریقے ہیں: اوّل اس کے ثبوت میں کلام بہ طریقہ امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے جیسا کہ پیچھے حدیث میں گزرا۔

ان کا طریقہ ان جیسی احادیث میں یہ تھا کہ علم قطعی پر اعتماد ہو مثلاً وہ حکمِ قرآن مجید سے حاصل ہو یا رسول اللہ ﷺ سے بالمشافہ سنا گیا ہو۔ اگر ان دونوں کے کوئی حکم خلاف ہوتا تو وہ راوی کے سہو پر محمول فرماتیں مثلاً امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کی کہ میت کو اس کے اہل کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ عمر پر رحم فرمائے میت پر اس کے اہل کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا ہاں اللہ کافر کے عذاب میں اضافہ فرمادیتا ہے جبکہ اس کے گھر والے اس پر روئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى" کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔

یونہی بی بی صاحبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن یعنی ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رحم فرمائے کہ وہ اپنے والد کی طرح روایت کرتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے لیکن بھول گئے ہیں کیونکہ ایک دفعہ نبی پاک ﷺ کا ایک یہود کی میت پر گزر ہوا جس پر لوگ رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگ اس پر رو رہے ہیں لیکن میت پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

ایک اور روایت میں بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ حدیث تم جھوٹوں سے تو روایت نہیں کر رہے ہو یعنی حدیث صحیح ہے لیکن سننے میں غلطی ہوئی ہے

تمہارے لئے قرآن کافی ہے وہی تمہیں شفادے گا یعنی وہی حکم یقینی ہے فرمایا:

"اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی "کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔

لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب بڑھاتا ہے۔

اور بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان دونوں باپ بیٹے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت کے متعلق فرمایا وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مُردہ اور کافروں کے لئے کہ مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو میں ان مُردوں کافروں کو کہہ رہا ہوں وہ تمہارے سے زیادہ سنتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی "(اس استدلال سے بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رجوع فرمایا تھا)

یونہی بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کی روایت پہنچی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سن کر سخت ناراض ہوئیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا ہاں آپ نے فرمایا کہ ان سے زمانۂ جاہلیت کے لوگ بدفالی پکڑتے تھے۔

رہا یہ کہ ام المومنین ایسا کیوں کرتی تھیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور ﷺ سے انہیں جو یقینی علم حاصل تھا وہ مذکورہ روایتی الفاظ کے خلاف تھا۔ بلاشبہ حضور ﷺ بدشگونی اور نحوست کے تصور کو مبغوض خیال فرماتے اور ناپسند کرتے تھے۔

اور یہ بھی روایت فرمایاکہ جب حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا گیاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھرجانا بنسبت اشعار سے بھرجانے کے بہتر ہے، توام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایاکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کااول حصہ تویاد کرلیالیکن اس کاآخری حصہ محفوظ نہ کرسکے۔ دراصل بات یوں ہے کہ مشرکین رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اشعار سے ہجو کیاکرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایاکہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرجاتاتواس کے لئے بہتر تھابنسبت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہجواور مذمت والے اشعار سے بھرنے کے۔

اور یہ اس لئے فرمایاکہ ام المومنین نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے خود سناتھاکہ بعض اشعار میں حکمت ہوگی

اور یہ بھی سناتھاکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ابنِ رواحہ کے اشعار پڑھاکرتے تھے اور کبھی آپ نے یہ شعر بھی پڑھ دیا "یعنی تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گاجس کوتونے توشہ نہ دیا۔"

اسی قاعدہ پر ام المومنین نے یہاں وہی بات کہی جواُنھوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سناہوگاکہ "لاعدوی" یعنی بیماری کاچمٹناکوئی شے نہیں۔

جواب ۳: مجذوم وغیرہ سے بھاگنے کی حدیثیں منسوخ ہیں، احادیث نفی عدوٰی نے انہیں نسخ کردیا،

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں امام قاضی عیاض سے منقول:

"ذهب عمر رضی الله عنه وجماعة من السلف إلى الاكل معه ورأوا أن الامر باجتنابه منسوخ وممن قال بذلك عيسى بن دينار من المالكية اه۔

ورده الإمام النووى لوجهين أحدهما أن النسخ يشترط فيه تعذر الجمع بين الحديثين ولم يتعذر بل قد جمعنا بينهما والثانى أنه يشترط فيه معرفة التاريخ وتأخر الناسخ وليس ذلك موجودا هاهنا"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسلاف صالحین میں سے ایک جماعت کا مذہب ہے کہ مجذوم کے ساتھ کھانا اور اس سے اجتناب کی روایت منسوخ ہے اور اس قول کے قائلین میں سے ایک عیسیٰ بن دینار مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں لیکن اسے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دووجہ سے تردید فرمائی ہے۔ایک وجہ یہ ہے کہ نسخ کے لئے شرط یہ ہے کہ دو حدیثیں جمع نہ ہوسکیں اور یہاں جمع میں کوئی دشواری نہیں بلکہ ہم نے دونوں حدیثوں کو جمع کیا ہے۔دوسری وجہ یہ کہ نسخ میں شرط ہے کہ تاریخ معلوم ہو(تاکہ پہلی کو منسوخ اور دوسری کو ناسخ قرار دیں)اور یہاں یہ موجود نہیں۔

تحقیق رضوی

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: امیر المومنین حدیث مذکور کو منسوخ سمجھتے تھے۔اگر یہ بات روایت ہے جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے تو پھر دونوں وجہیں اس پر وارد نہیں ہوسکتیں اس لئے کہ امیر المومنین بغیر علم کے ایسا نہیں فرماسکتے۔اور

نسخ کے بعد جمع کی گنجائش نہیں اگرچہ کسی زیادہ آسان وجہ سے ممکن ہو۔ ہاں اگر قاضی عیاض نے یہ (دعویٰ نسخ) اپنے گمان سے ذکر کیا ہو تو پھر دونوں وجہیں وجیہہ ہیں، اور ان دونوں کے علاوہ تیسری وجہ وہ جس کو ہم نے بتیسویں حدیث میں روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے دونوں کلاموں کو ایک ترتیب (نسق واحد) میں جمع فرمایا پھر نسخ کہاں ہے، چنانچہ خصوصاً حضور ﷺ کا ارشاد "لاعدوی""" وفرمن الجذوم" سے مقدم ہے اور صدر کلام کے لئے یہ گنجائش نہیں کہ وہ آخر کلام کو منسوخ کر دے۔

جواب ۴: بھاگنے کا حکم اس لئے ہے کہ وہاں ٹھہریں گے تو ان پر نظر پڑے گی اور اس سے وہ مفاسد عُجب و تحقیر وایذا پیدا ہوں گے جن کا ذکر گزرا۔

عمدۃ القاری میں ہے:

"قال بعضهم إن الخبر صحيح وأمره بالفرار منه لنهيه عن النظر إليه"	بعض نے کہا کہ فرار والی حدیث صحیح ہے لیکن بھاگنے کے بجائے اس کی طرف نہ دیکھنے کا حکم ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ احادیث اس مفہوم کی حامل نہیں، اس لئے کہ بعض روایات میں یہ حکم ہے کہ ان سے ایک تیر یا دو کے پھینکنے کی مقدار دور ہو یہاں دیکھنے کی نفی نہیں۔

جواب ۵: امر فرار اس لئے ہے کہ اس کی بدبو وغیرہ سے ایذا نہ پائیں۔ "شرح صحیح

مسلم" میں ہے: "قیل: النهی لیس للعدوی بل للتأذی بالرائحة الکریهة ونحوها"

بعض نے کہا فرار کی نہی عدویٰ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی بدبو وغیرہ کی وجہ سے ہے۔

قول مشہور ومذہب جمہور ومشرب منصور کہ دوری وفرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب واختلاط رہا اور معاذاللہ قضاوقدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اس کے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اُڑ کر لگ گئی۔ یہ اول تو ایک امر باطل کا اعتقاد ہو گا اسی قدر فساد کے لئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے صاف فرمایا ہے بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، یہ وسوسہ دل میں جمنا سخت خطرناک وہائل ہو گا، لہٰذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کے لئے دوری بہتر ہے، ہاں کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا اگر عیاذاً باللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ " لَّنۡ یُّصِیۡبَنَاۤ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا " (ہمیں ہرگز کچھ پہنچتا (یا پہنچ سکتا) سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔) بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا، اسی طرف اس قول وفعل حضور ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور " کل ثقه بالله وتوکلا علیه " فرمایا۔

امام اجل امین، امام الفقہاء وامام المحدثین، وامام اہل الجرح والتعدیل، وامام اہل

التصحیح والتعلیل، حدیث وفقہ دونوں کے حاوی سیدنا امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدوٰی احادیث سعد بن مالک وعلی مرتضٰی وعبداللہ بن عباس وابی ہریرہ وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عمرو وجابر بن عبداللہ وانس بن مالک وسائب بن یزید وابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرکے فرماتے ہیں:

"فقد نفى رسول الله صلى الله عليه و سلم العدوى فى هذه الآثار التى ذكرناها وقد قال فمن أعدى الاول أى لو كان إنما أصاب الثانى لما أعداه الاول إذا لما أصاب الاول شيء لانه لم يكن معه ما يعديه ولكنه لما كان ما أصاب الاول إنما كان بقدر الله عز وجل كان ما أصاب الثانى كذلك فإن قال قائل فنجعل هذا مضادا لما روى عن النبى صلى الله عليه و سلم لا يورد ممرض على مصح كما جعله أبو

رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں فرار سے نفی فرمائی اور فرمایا کہ پہلے بیمار کی بیماری کس سے چمٹی یعنی جب پہلے کی بیماری تقدیر سے ہے تو دوسرے کی بھی اسی سے سمجھو۔ اگر چمٹنے کا قائل کوئی ایسی روایت پیش کرے تو ہم کہیں گے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کے خلاف ہے جس میں فرمایا کہ کوئی مریض کسی تندرست کے پاس نہ جائے جیساکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کہا ہے۔

ھریرۃ"

ہم ایسانہیں کرتے بلکہ ہم "لاعدوٰی "کو لیتے ہیں (جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے بیماری کے تجاوز کرنے کی نفی فرمائی ہے)دائمی ہوا اور آپ ﷺ کاارشاد گرامی "کوئی مریض کسی تندرست پر وارد نہ ہو"اس خوف کی وجہ سے ہو کہ ممکن ہے کہ وہ اس سے خوف کرے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے وہی مصیبت اس پر اس طرح پڑے جیسے پہلے بیمار پر بیماری کا حملہ ہوا پھر لوگ کہنے لگیں کہ اسے پہلے بیمار نے بیمار کیا ہے تو آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ کوئی کہے کہ تندرست کو بیمار نے بیمار کیا ہے۔اسی قول کی وجہ سے آپ نے فرار کا حکم فرمایا حالانکہ ہم نے روایات نقل کی کہ آپ ﷺ نے مجذوم کا ہاتھ وہاں پیالہ پر رکھا جہاں سے پانی پیا تھا۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فعلی حدیث کا تقاضا ہے کہ کوئی بیماری دوسرے کو نہیں چمٹتی کیونکہ اگر بیماری کے چمٹنے کا احتمال ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ایسا ہرگز نہ کرتے کیونکہ اس میں خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے،اس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے:"وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ"

ایک دفعہ آپ گرنے کی طرف مائل دیوار سے جلدی گزرے کہ کہیں اس کے گرنے پر موت کا حادثہ نہ ہو جائے جب اس حادثہ سے آپ نے موت کا خطرہ محسوس فرمایا تو پھر بیماری چمٹنے کے خطرہ کے احساس سے کیسے چشم پوشی فرماتے فلہٰذا آپ کا مجذوم وغیرہ سے مخالطت (ملنا جلنا)اسی لئے تھا کہ کوئی بیماری کسی کو نہیں چمٹتی۔ان آثار وروایات کا ہمارے نزدیک ایک یہی معنی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

بہترین تقریر

"اشعۃ اللمعات "شیخ محقق میں ہے:

"اکثر برآنند کہ مراد نفی عدوٰی وابطال اوست مطلقاً چنانچہ ظاہر احادیث درآن ست"

اسی میں ہے "اعتقاد جاہلیت آں بود کہ بیمارے کہ در پہلوئے بیمارے نشیند یا ہمراہ وے بخورد سرایت کند بیماری او بوے گفتہ اند کہ بزعم اطبا ایں سرایت در ہفت مرض است جذام و جرب و جدری وحصبہ وبخور مدوامراض وبائیہ پس شارع آں را نفی کرد وابطال نمود یعنی سرایت نمی باشد بلکہ قادر مطلق ہم چناں کہ اورا بیمار کرد ایں رانیز کرد"

اکثراس پر ہیں کہ اس سے مراد عدوٰی کی نفی وابطال ہے مطلقاً جیساکہ احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اور زمانۂ جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ بیمار کے قریب نہ بیٹھو یا ان کے ہمراہ نہ کھاؤ کیونکہ اس کی بیماری اس میں سرایت کر جاتی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ اطباء کا خیال ہے کہ سات بیماریاں سرایت کرتی ہیں:

(۱)جذام (۲)خارش (۳)چیچک (۴)خسرہ (۵)گندہ دہن ومنہ کی بدبو (٦)چشمِ آشوب (۷)امراض وبائیہ۔

حضرت شارع علیہ الرحمۃ نے اس کی نفی وابطال فرمایا ہے یعنی یہ امراض سرایت نہیں کرتیں بلکہ قادرِ مطلق نے جسے جیسے چاہا بیمار کیا۔

بالجملہ ان پانچواں اقوال پر عدویٰ باطل محض ہے یہی مذہب ہے۔ حضرت افضل الاولیاء الاولین والآخرین سیّدنا صدیق اکبر و حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم و حضرت سلمان فارسی و حضرت ام المومنین صدیقہ و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اجلہ صحابہ کرام کا اور اسی کو اختیار فرمایا۔ امام اجل طحاوی سیّد الحنفیہ وامام یحیٰی مالکی وامام عیسیٰ بن دینار مالکی وامام ابن بطال ابوالحسن علی بن خلف مغربی مالکی وامام ابن حجر عسقلانی شافعی وعلامہ طاہر حنفی وشیخ محقق عبدالحق محدث حنفی وغیرہم جمہور علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے "عمدۃ القاری" میں "طبری" سے ہے:

"وكان ابن عمر وسلمان يصنعان الطعام للمجذومين ويأكلان معهم وعن عائشة أن امرأة سألتها أكان رسول الله قال فر من المجذوم فرارك من الاسد فقالت عائشة كلا والله ولكنه قال لا عدوى وقال فمن أعدى الاول وكان مولى لنا أصابه ذلك الداء فكان يأكل فى صحافى ويشرب فى أقداحى وينام على فراشى"	یعنی عبداللہ و عمر و سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم مجذومین کے لئے کھانا تیار فرماتے اور ان کے ساتھ کھاتے اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہوا کہ ہمارے ایک غلام آزاد شدہ کو یہ مرض ہوگیا تھا وہ میرے برتنوں میں کھاتا میرے پیالوں میں پیتا بچھونوں پر سوتا۔

"زرقانی علی المؤطا" میں زیر حدیث

"إنه أذی" فرمایا: "قال یحیی بن یحیی سمعت أن تفسیرہ فی رجل یکون به الجذام فلا ینبغی له أن ینزل علی الصحیح یؤذیه، لانه وإن کان لا یعدی فالانفس تکرهه وقال صلی الله تعالی علیه وسلم: إنه أذی یعنی لا للعدوی"

یحییٰ بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے "إنه أذی" کی تفسیر سنی، فرمایا: اس مرد کے لئے جسے جذام تھا کہ وہ تندرست کے پاس نہ جائے اگرچہ عقیدہ یہی ہے کہ کوئی مرض دوسرے کو نہیں چمٹتا۔

بہتر ہے اس سے دور ہونا چاہتے نبی پاک ﷺ نے بھی اسے اس لئے "أذی" فرمایا ہے اس لئے نہ کہ وہ بیماری دوسروں کو چمٹ جاتی ہے۔

غرض مذہب یہ ہے اور وہ وجوہ تاویل میں اصح واجمع وجہ پنجم: "وھاھنا ثلاثة وجوہ اخر لبعض العلماء" یہاں پر تین اقوال بعض علماء کے اور ہیں۔

جواب٦:

"أن الجذام مستثنی من قوله صلی الله علیه وسلم "لا عدوی" أن لا یعدی شیء شیئا إلا هذا، وعزاه فی "أشعة اللمعات" إلی الکرمانی الشافعی صاحب "الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری".

جذام نبی پاک ﷺ کے قول مبارک "لا عدوی" سے مستثنیٰ ہے یعنی کوئی بیماری

دوسرے کونہیں چمٹتی سوائے جذام کے۔"اشعۃ اللمعات"میں ہے کہ یہ قول کرمانی شافعی کی طرف منسوب ہے صاحبِ کوکب دراری شرح بخاری میں بیان کیا ہے۔

جواب۷:امام بغوی نے فرمایا کہ جذام بدبودار بیماری ہے اسی سے وہ بیمار ہوجاتا ہے جو ایسے مریض کے پاس زیادہ وقت گزارے اوراس کے ساتھ کھائے پیئے اوراس کے ساتھ سوئے تو یہ عدوی سے نہیں بلکہ طب کا نظریہ ہے۔یہ ایسے ہے جیسے کسی کوناگوار مرض ہو اوراس کے ساتھ کھایا پیا جائے یا جو شے بدبودار ہو اوراسے بار بار سونگھا جائے۔یہ ایسا مقام ہے جو انسان کی طبع کے ناموافق ہے لیکن سب کچھ باذن اللہ تعالیٰ ہے کوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نقصان نہیں پہنچاسکتا۔(مجمع اشعۃ اللمعات یہ جواب امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف منسوب ہے)

جواب۸:جن احادیث میں مرض سرایت کرنے کا بیان ہے ان سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مرض سرایت نہیں کرتا اور جن روایات میں ہے کہ مرض سرایت کرتا ہے تو ان کا مطلب یہ ہے کہ عادت کے طور پر باذن اللہ تعالیٰ سرایت کرتا ہے۔ اثبات عاربہ کا بیان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی منقول ہے۔

مذہب معتمد وصحیح ورجیح ونجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اُڑ کر نہیں لگتی یہ محض اوہام بے اصل ہیں کوئی وہم

پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوتا ہے "أنا عند ظن عبدی بی" وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اسی کی باطنی بیماری کہ وہم پرورده تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہو گئی۔

"فیض القدیر" میں ہے:"بل الوهم وحده من أكبر أسباب الإصابة" اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی و تحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور نیز اس دوراندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اُڑ کر لگ گئی اور اب (معاذاللہ) اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم باطل فرما چکے یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہو گا۔
ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں اور کامل ایمان بندگانِ خدا کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔ خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ (معاذاللہ) بیماری اُڑ کر لگ جائے گی، اسے تو اللہ ورسول رَد فرما چکے۔
جل جلالہ و صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

فائدہ:

پھر ازاں جا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں، جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے تو ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا مثلاً (معاذاللہ) جسے یہ عارضہ ہو اس

کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ دیں یہ گز حلال نہیں بلکہ زوجہ ہرگزاسے ہمبستری سے بھی منع نہیں کر سکتی، ولہٰذا ہمارے شیخین مذہب امامِ اعظم وامام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کااختیار نہیں، اور خدا ترس بندے توہر بے کس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

"الله الله فی من لیس له إلا الله" رواہ ابن عدی عن أبي هريرة رضی الله تعالی عنه.

اللہ سے ڈرو اور اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوااللہ کے۔

لاجرم امام محقق علی الاطلاق "فتح القدیر" میں فرماتے ہیں:

"أما الثانی (أی: قوله صلی الله تعالی علیه وسلم فرمن المجذوم فظاهره غیر مراد للاتفاق علی إباحة القرب منه ویثاب بخدمته وتمریضه وعلی القیام بمصالحه" والله تعالی أعلم.

یعنی علماء کااتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس اُٹھنابیٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجبِ ثواب۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

الحمد لله علی ذلك وصلی الله علی حبیبه الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۵ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟۔عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی۔عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف۔عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔عبد مصطفی
عورت کا جنازہ۔جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی۔عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)۔عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔عبد مصطفی
محرم میں نکاح۔عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)۔عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی۔عبد مصطفی	کافر سے سود۔عبد مصطفی
میں خان تو انصاری۔عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔عبد مصطفی
جرمانہ۔عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟۔عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام۔عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)۔عرفان برکاتی
کلام عبید رضا۔عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)۔سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا۔مولانا حسن نوری گونڈوی	سفر نامہ بلاد خمسہ۔عبد مصطفی
منصور حلاج۔عبد مصطفی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں۔علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد سلیم رضوی	سفر نامہ عرب۔مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان۔علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق۔زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں۔عبد مصطفی

سنی کون؟ وہابی کون؟-عبد مصطفی	علم نور ہے-محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے-محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا-فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت-محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق-مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین-ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر-امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال-مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلی حضرت-سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی-مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات-ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں-مبشر تنویر نقشبندی	زر خانۂ اشرف-محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ-محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تحاریر-محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق-اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر-فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)-محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب-غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)-محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی-علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت-محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء؟-مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں-ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم-ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی-ابن شعبان چشتی	اہمیتِ مطالعہ-دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف-علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟-عبد مصطفی
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات-محمد ساجد قادری کٹیہاری	تحریرات ابن جمیل-ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلۂ استمداد-محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی-محمد مبشر تنویر نقشبندی	میرے قلم دان سے (جلد 1)-احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)-فیصل بن منظور	تحقیقات اویسیہ (جلد 1)-علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ-محمد آصف اقبال مدنی عطاری	رافضیوں کا رد-امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ

DONATE
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

(3) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in

SCAN HERE

9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: info@abdemustafa.in

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)